خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
۲۰- نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۹ | اتوار - ۱۵ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۰ - نبوت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۰ - نومبر ۱۹۹۴ء

ہمیشہ سلامتی کی راہ اختیار کرنی چاہئے

جو قربانی خدا کے لئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے ورنہ قربان تو اس نے ہونا ہی ہے۔ اگر خود بخود نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسے کر دے گا۔ لیکن اس طرح اس کا قربان ہونا کسی مصرف کا نہ ہو گا۔ پس مبارک ہے وہ جس نے خود اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ہلاکت ہے اس کے لئے جسے خدا نے تباہ و برباد کر دیا۔ اس لئے وہی راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے ہمیشہ کی سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ (-) پس حصر کر دیا ہے کہ صرف صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہئے اور صرف اسی کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور اور ہی اور خواہشات ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۴)

خدا تعالیٰ نے مخلص بندوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ کے نام پر جو لوگ دوسروں کو پناہ دینے کا عہد کرتے ہیں اور پھر خالص وفا کے ساتھ اس پر قائم رہتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کو کیا نقصان پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر مستعد ہو جاتا ہے۔ اور ان کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔ لیکن اس یقین دہانی کے بعد آپ کو قدم نہیں اٹھانا چاہئے اس یقین دہانی سے پہلے اٹھانا چاہئے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ پہلے آپ کو خدا کی طرف سے یقین دلایا جائے کہ میں بالکل کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ تم عہد پر قائم رہو۔ بلکہ (صاحب ایمان) کا تجربہ بتاتا ہے اور لمبا تجربہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلص بندوں کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا اس لئے جو عہد پورا کرتا ہے وہ عہد کے ساتھ وفا کی جو شرط لگی ہوئی ہے جو قرآن نے لگا رکھی ہے۔ جو سنت نبوی ﷺ نے لگا رکھی ہے اس شرط کے پیش نظر پورا کرتا ہے خواہ اس راہ میں سب کچھ کھویا جائے۔ یہ ہے پناہ کا مضمون اور اس میں ہر قسم کی پناہ لینے والے آتے رہتے ہیں۔ جب اللہ کے نام پر کوئی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کو انسانوں سے مایوسی ہو چکی ہوتی ہے۔ عام طور پر دنیا والے پہلے لوگوں کی طرف جھکتے ہیں جب سب دروازے کھٹکھٹا چکیں اور کچھ پیش نہ جائے تب وہ اللہ والوں کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے نام پر ہمیں یوں کرو۔ اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ آخری دروازہ ہے اس کو بند نہ کرنا۔ آخر تمہارے خدا کے نام پر ہے۔ یہ بہت ہی گہری اللہ سے پیار کا اظہار کرنے والی حدیث ہے۔ پیار کی مظہر حدیث ہے۔ یعنی دنیا نے تو اس کو چھوڑ دیا۔ اس کو کوئی اور دروازہ نہ ملا مدد کے لئے اگر ملتا تو کبھی وہ تمہارے پاس آ کے یہ نہ کہتا کہ مجھے اب اللہ کے نام پر پناہ دو۔ تو اس دروازے کو بند نہ کرنا کیونکہ خدا کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے دروازے اس کے بندوں پر ہمیشہ کھلے رہیں۔ اور اگر تم اس کا ذریعہ بن جاؤ گے تو اللہ کی رحمت کے دروازے تم پر کھلیں گے۔ پس اس مضمون کی وسعت اور گہرائی کے ساتھ جب آپ اس

باقی صفحہ ۷ پر

فہرست ہائے وعدہ جات تحریک جدید کے بارے میں ضروری گذارشات

○ سال نو کے وعدہ جات تحریک جدید کی فہرستیں جو دفتر ہذا میں موصول ہو رہی ہیں عہدیداران کی زیادہ توجہ کی مستحق ہیں۔ کئی کالم خالی چھوڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً ماہانہ آمد۔ خواتین کی زوجیت یا ولدیت۔ تنظیم کا اندراج کہ ذیلی تنظیموں میں سے کس میں شامل ہیں۔ یہ معلومات حسابات کو درست رکھنے کے لئے ازبس ضروری ہیں نیز کم از کم شرح سے بھی کم تر وعدے لئے جا رہے ہیں۔ بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر نیز کم از کم (بچوں کے لئے) =/۲۴ روپے فی کس کی پابندی فرمائی جائے۔ تحریک جدید مشنہائے بیرون میں غیر معمولی توسیع کے باعث غیر معمولی قربانیوں کی مستحق ہے۔ سال نو میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

عزیزہ رملہ صاحبہ بنت برادرم مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ملک منور احمد صاحب لاہور چھاؤنی کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح ہمراہ عزیزم طارق منصور صاحب ابن مکرم قریشی عبد المنان صاحب آف نیروبی (کینیا) مبلغ چھ لاکھ ساٹھ ہزار کینین شلنگ حق مہر پر مورخہ ۱۴- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی نے پڑھا تھا۔ عزیزہ رملہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی پوتی اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی نواسی ہے اور عزیزم طارق منصور مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدر آباد (دکن) کے نواسے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

انعامات کا وارث وہی ہوا کرتا ہے جو اپنے آپکو ان انعامات کا مستحق ثابت کرے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۰- نبوت- ۱۳۷۳ ھش   ۲۰- نومبر ۱۹۹۴ء

خطبہ میں ایک نئی بات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات جمعہ کی ایک نمایاں اور خاص بات یہ ہوتی ہے کہ ہر خطبہ میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ملتی ہے جو بالکل نئی ہوتی ہے۔ انداز بالکل منفرد ہوتا ہے اور موضوع پرانا ہونے کے باوجود سوچ اور فکر کی ایسی نئی راہیں دکھاتا ہے کہ ہر سننے والا اسے بالکل نئی بات کے سے انداز میں لیتا ہے اور اس سے رہنمائی حاصل کرکے اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

مورخہ ۱۸- نومبر ۱۹۹۴ء کے خطبہ میں ایسا ہی ہوا ہے۔ موضوع اگرچہ غیبت تھا اور اس اخلاقی خرابی کے بارے میں احباب کے سامنے خود حضرت صاحب کئی بار ارشاد فرما چکے ہیں لیکن اس میں ایسے نئے انداز سے بات بیان کی گئی ہے کہ عام احمدی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس برائی سے چھٹکارا پانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت صاحب نے جو نئی بات بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ غیبت کی برائی ایسی ہے کہ اس کی برائی اور برائی کی شدت کا احساس عام آدمی کو نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لوگ مجھے خطوط میں اپنی کوتاہیاں بیان کرکے اس سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کسی نے یہ نہیں لکھا کہ مجھ سے غیبت ہو گئی تھی۔ بڑا گناہ سرزد ہو گیا۔ میں نے بڑا گند کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور اس کے بداثر سے محفوظ رکھے۔

حضرت صاحب کا ارشاد فی الحقیقت گہری سچائی اور باریک مشاہدے پر مبنی ہے۔ حضرت صاحب عام آدمی کی نفسیات کے اندر اتر کر ایسی بات کرتے ہیں کہ ہر شخص کے دل تک پہنچ کر اس کی اصلاح کا راستہ اسے دکھا دیتے ہیں۔ غیبت عام محافل اور مجالس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ دوستوں کی محفلوں میں جب تک کسی نہ کسی کی غیبت نہ کر لی جائے محفل گرم ہی نہیں ہوتی۔ حضرت صاحب کا فرمانا بالکل بجا ہے کہ اس برائی کی گندگی کا احساس نہیں ہے۔ کسی ماتھے پر شکن یا کسی ذہن میں انقباض یا تکدر پیدا نہیں ہوتا کہ سب دوست مل جل کر کس خرابی میں مبتلا ہیں۔ اور کس طرح بڑھ بڑھ کر اپنے مردہ بھائی کے گوشت پر منہ مار رہے ہیں اور کیسی رغبت سے یہ گندہ کام کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب کے اس خطبہ کے ارشادات اس قابل ہیں کہ ہماری عام محافل کی جگہوں' ڈرائنگ روموں' ہوٹلوں' میٹنگوں کے مقامات پر اس کے ایک ایک دو جملے آویزاں کئے جائیں اور جب بھی اس جگہ پر بیٹھے لوگ ایسے مکروہ کام میں حصہ لینے لگیں تو کسی نہ کسی کی نظر ضرور اٹھ کر اس طرف پڑ جائے اور وہ خود بھی اس سے باز رہے اور ساتھیوں کو بھی باز رکھے۔

حضرت صاحب کے خطبات کو پوری توجہ سے سننے والے اپنے اندر تبدیلی کی وہ برقی رو ئیں محسوس کرتے ہیں جو اور کسی کی بات سننے میں میسر نہیں آسکتیں۔ اس لحاظ سے ہر احمدی بچے بڑے اور ہر احمدی مرد عورت کو چاہئے کہ وہ خطبہ کے اوقات میں پوری کوشش اور توجہ کے ساتھ متعلقہ مقام پر پہنچے اور یہ سمجھے کہ وہ اپنا ہرج کرکے بھی اگر جائے گا تو خطبہ کے براہ راست سننے سے ایسے زبردست اور قیمتی فوائد حاصل کرے گا جو اس کی ساری زندگی کو بدلنے کی طاقت رکھتے ہونگے۔

جماعتی اداروں' تنظیموں اور عہدیداروں کو اس پر مسلسل اپنی توجہ مرکوز رکھنی چاہئے اور اس تلقین سے کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ہمارے جسد جماعت میں زندگی کی نئی روح پھونکنے کا ذریعہ ہے۔

میرا شیوہ معصیت کاری نہ بن جائے کہیں
لاشعوری بھی نہ سرزد ہو کوئی جرم و گناہ
چادرِ غفران و رحمت ہی سے بچ سکتا ہوں مَیں
"اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ"

ابوالاقبال

O

طوفاں کی بپھری لہروں میں محسوس یہ ہوتا ہے اکثر
تُم اور قریب ہو جاتے ہو جب دُور کنارا ہوتا ہے

ہم راہِ تصوّر سے آکر ہر روز اُنہیں مل جاتے ہیں
ہر صُبح دکھائی دیتے ہیں ہر شام نظارا ہوتا ہے

تلخی سے پیش کرے کوئی تو شربت پینا بھی مشکل
نرمی سے پلائے کوئی اگر تو زہر گوارا ہوتا ہے

ہر آہ میں آتش پنہاں ہے ہر سانس میں شُعلے دبکے ہیں
ہر قطرۂ خُوں جو گرتا ہے عاشق کا شرارا ہوتا ہے

یہ جانِ تغافل کیا جانیں ہم دیس میں ایسے پھرتے ہیں
پردیس کی گلیوں میں جیسے کوئی بنجارا ہوتا ہے

دُکھیا کو مَوت کی آمد میں اے فیض بنائے راحت ہے
رستے میں مُسافر نے جیسے کچُھ بوجھ اُتارا ہوتا ہے

فیض چنگوی

ایم ٹی اے کے پروگرام

بدھ ۲۳- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ترجمہ قرآن کلاس
7-30 رات	2-3-	بہنوں کی محفل- میزبان مسز ایچ فاروقی
8-00 رات	2-00	نظم
8-10 رات	2-10	دینی اخلاق و آداب (قسط نمبر۹) گفتگو مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

جمعرات ۲۴- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ترجمہ قرآن
7-30 رات	2-30	نظم
7-35 رات	2-35	طبّی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان
8-05 رات	3-05	نظم
8-10 رات	3-10	تاریخ کا ایک ورق- مکرم بشیر احمد خان رفیق
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

(نوٹ - پروگراموں یا ان کے اوقات کو بغیر نوٹس دیئے تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ فضل

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صادقہ فضل صاحبہ اپنی کتاب بنات طیبات میں مزید کہتی ہیں۔

آپ اکثر آنحضرت ﷺ کا کوئی کپڑا ہاتھ میں پکڑ کر آنکھوں سے لگا لیتیں اور اس کو سونگھتیں اور رو پڑتیں۔ جیسا کہ ابھی اوپر بتایا تھا کہ حضرت فاطمہؓ بہت ذہین اور لائق تھیں۔ قرآن کریم کا علم رکھتیں تھیں۔ بعض اوقات تمام گفتگو کا ماخذ قرآن پاک ہی ہوتا شعر بھی اعلیٰ پایہ کے کہتیں۔ حضرت فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر پڑا پر درد مرثیہ کہا جو الدر المنشور میں درج ہے۔ اس میں سے چند اشعار کا ترجمہ یہاں لکھتی ہوں آپ کہتی ہیں۔

آسمان غبار آلود ہو گیا ہے اور آفتاب لپیٹ کر رکھ دیا گیا ہے زمانہ تاریک ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد زمین غمگین اور ملول ہی نہیں فرط غم سے شق ہو گئی ہے آنحضرت ﷺ پر ہر مشرق اور مغرب کے رہنے والے لوگ اور تمام اہل یمن روتے ہیں بڑے بڑے پہاڑوں اور محلات پر گریہ (غم) طاری ہے اے خاتم النبیین! خدا آپؐ پر رحمت کرے۔

روایت ہے ایک بار مزار مبارک پر گئیں دیوانہ وار روتی ہوئی گر پڑیں اور شعر کہے۔

ترجمہ۔ میرا باپ مجھ سے جدا ہو گیا وہ شمع جس نے عرب کے جنگل روشن کر دیئے اب گُل ہو گئی ہے اب دنیا کی مصیبتیں میرے سامنے ہیں اور میں بن ماں کی بچی فاطمہ اس وقت باپ کے فراق (جدائی) میں رو رہی ہوں قیامت خیز تھی وہ رات جس نے میرے سر پر مصیبت کا پہاڑ ڈھا دیا میری زندگی بڑی سخت ہے کہ جو اس صدمہ سے ختم نہ ہوئی میرے باپ کی روح پرواز کر گئی مگر جسم اس خاک کے اندر زندہ ہے جو میری حالت دیکھ رہا ہے اے خدا کے سچے رسول میری دعا پر آمین کہہ اللہ العالمین مصیبت زدہ بیٹی کو اس کے باپ سے ملا دے اور اس کی آنکھیں روشن کر۔

حضرت فاطمہؓ اکثر آنحضرت ﷺ کے مزار مبارک پر جاتیں۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے بتایا کہ جب بیماری کے دنوں میں آپؐ نے ان کو بلا کر کان میں کچھ کہا وہ کیا تھا آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ حضورؐ نے میرے کان میں کہا کہ میں اسی مرض میں انتقال کروں گا اور میں یہ سن کر رونے لگی دوسری بار آپؐ نے میرے کان میں فرمایا کہ میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔ حضرت علیؓ کو بھی آنحضرت ﷺ سے بہت پیار تھا آپ بچپن ہی سے حضورؐ کے ہاں رہتے تھے بچوں کی طرح آپؐ نے پالا تھا قدرتی بات تھی کہ اب حضرت علیؓ بھی بہت افسردہ تھے اور پھر حضرت فاطمہؓ کا غم دیکھ کر بہت پریشان رہا کرتے ہر طرح سے ان کو حوصلہ دیتے ان کا بہت اچھی طرح سے خیال کرتے مگر پھر بھی حضرت فاطمہؓ کی صحت دن بدن گرتی ہی جا رہی تھی ایک بار مزار سے واپس آئیں تو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی خود محسوس کیا کہ اب وفات کا وقت قریب ہے حضرت علیؓ کو بلایا اور وصیت کی کہ نامحرم (غیر) میری میت کو ہاتھ نہ لگائیں رات کے وقت دفن کیا جائے پھر وضو کر کے سفید کپڑے بدلے اور حضرت اسماءؓ سے کہا علیؓ سے کہنا انہی کپڑوں میں غسل دے دیں قبلہ رخ ہو گئیں ۳ رمضان ۱۱ھ (مطابق ۲۳ نومبر ۶۳۳ء) بروز اتوار خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی وفات کو چھ ماہ ہوئے تھے۔

اولاد حضرت فاطمہؓ آپ کے ہاں پانچ بچے پیدا ہوئے تین لڑکے اور دو لڑکیاں حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت محسنؓ اور دو بیٹیاں حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ محسن تو چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے۔ آنحضرت ﷺ آپ کے بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ جب پیدا ہوئے حضرت علیؓ نے ان کا نام حرب تجویز کیا مگر دونوں کی دفعہ آنحضرت ﷺ نے بدل کر حسنؓ اور حسینؓ رکھا۔ اپنے دونوں نواسوں کو گود میں اٹھاتے کئی بار نماز کے دوران کندھوں پر سوار ہو جاتے سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر سوار ہو جاتے ایک بار دونوں بھائی آپؐ پر سوار تھے آپؐ کو اس حالت میں دیکھ کر کسی نے کہا کیا ہی عمدہ سواری ہے آپؐ نے فرمایا اور سوار بھی تو بہترین ہیں۔ آپؐ ہر چھوٹی بات میں بچوں کی تربیت کا بھی خیال فرماتے۔ لڑکیوں میں سے حضرت زینبؓ مشہور ہوئیں واقعہ کربلا کے بعد تمام تکالیف کا حضرت زینبؓ نے بڑی دلیری اور بہت ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا علیؓ بن حسینؓ، امام زین العابدینؓ کو میدان کربلا پھر کوفہ اور آخر میں دمشق میں قتل ہونے سے بچا لیا۔

حلیہ حضرت فاطمہؓ کی چال گفتار اٹھنا بیٹھنا آنحضرت ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھا۔

حضرت فاطمہؓ اپنی بہنوں میں سب سے زیادہ مشہور ہوئیں یہ کس طرح ہوئیں غور کرنے سے اس کی وجہ معلوم ہو جاتی ہے دراصل ان کو اپنی دوسری بہنوں پر کئی لحاظ سے فوقیت حاصل ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں سے اس کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

۱ آنحضرت ﷺ کے ہاں سات بچے ہوئے تھے مگر آپؐ کی نسل صرف حضرت فاطمہؓ سے باقی رہی۔

۲ حضرت فاطمہؓ کی زندگی کے بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں جن میں ان کے شوہر حضرت علیؓ کا نام آتا ہے جبکہ آپ کی بڑی بہن حضرت زینبؓ کے شوہر مکہ ہی میں رہے حضرت زینبؓ تو مدینہ ہجرت کر گئیں مگر وہ ان کے ۴ برس بعد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ گئے اس وقت ہی انہوں نے اسلام قبول کیا تھا اس سے پہلے نہیں پھر جب ان کے شوہر ابو العاص مدینہ گئے تو تقریباً دو سال بعد حضرت زینبؓ وفات پا گئیں۔ ادھر حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے پیارے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے آٹھ برس کی عمر میں حضورؐ کے ہاں آ گئے آپؐ نے اپنے بچوں کی طرح پرورش کی ان سے بڑی محبت تھی بے تکلفی بھی تھی اسی لئے اپنی بیٹی فاطمہؓ کے گھر اکثر تشریف لے جاتے۔

۳ حضرت علیؓ آپؐ کے دوسرے دو دامادوں کی طرح دولت مند اور امیر نہ تھے وہ دونوں بہت امیر تاجر تھے مگر حضرت علیؓ غریب تھے بہت تنگی سے گزارا کرتے باوجود فقر اور غربت کے حضرت فاطمہؓ نے نہایت صبر و تحمل اور شکر کے ساتھ زندگی بسر کی خود فاقہ سے ہوتیں مگر سائل کو خالی نہ بھیجتیں ہمسائیوں کا خاص خیال رکھتیں ہر اک کے دکھ درد میں ضرور شریک ہوتیں غرباء کا خاص خیال رکھتیں۔

۴ حضرت فاطمہؓ اپنی بہنوں کی نسبت دین کا علم قرآن پاک کی تفسیر کا علم زیادہ رکھتی تھیں۔ آپ سے ۱۸ حدیثیں مروی ہیں بہت دعائیں کرنے والی برگزیدہ خاتون تھیں ان کی ذاتی صفات بھی ان کی شہرت کی وجہ بنیں۔ بڑی ذہین تھیں آنحضرت ﷺ کی وفات پر بڑے پر درد اشعار آپ نے کہے ہیں جو کتابوں میں درج ہیں۔ دور دور سے عورتیں آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتیں آپ کی بہت عزت اور قدر کرتیں۔

۵ سب سے زیادہ اور بڑی وجہ آپ کی شہرت کی یہ بھی تھی کہ حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں۔ پھر تینوں بڑی بہنیں جوانی میں وفات پا گئیں قدرتی طور پر ان تینوں کے حصے کی محبت حضرت فاطمہؓ ہی کو حاصل ہوئی یوں بھی گھر میں چھوٹے بچے سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ ۹ھ کے بعد سے جب تینوں بڑی بیٹیاں وفات پا گئیں تو حضورؐ کی ساری توجہ اور محبت انہی کے لئے تھی اور وہ خود بھی ایسی ہی بیٹی تھیں کہ ہر قسم کے دنیاوی آرام پر اپنے خدا اور اپنے مقدس باپ کو ترجیح دیتی تھیں ساری عمر اپنے اللہ اس کے پیارے رسول ﷺ کی رضامندی اور خوشی کو ہی زندگی کا مقصد جانا شوہر کی بھی آخیر دم تک اطاعت گزار رہیں آپؓ کی بلند کرداری اور اعلیٰ اخلاق کی مثال صفحہ تاریخ پر نہیں ملتی انہی خوبیوں کی بدولت آنحضرت ﷺ کے دل میں ان کی محبت رچی بسی ہوئی تھی آپؐ نے فرمایا "تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریمؑ، خدیجہؓ اور فاطمہؓ اور آسیہؓ (زوجہ فرعون) کافی ہیں"

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا "فاطمہ بنت محمدؐ، خدیجہؓ بنت خویلد مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم" (فرعون کی بیوی) ان کو جنت کی عورتوں پر سب سے زیادہ فضیلت ہے۔

القابات حضرت فاطمہؓ کے کئی القابات تھے 'الزہرا۔ بتول' راضیہ' طاہرہ' زاکیہ' یہ سب آپ کی مختلف صفات کی عکاسی کرتے ہیں۔

علامہ قسطلانی نے اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ آپ کا نام فاطمہؓ اور یہ القابات تھے۔

۱۔ زہرا تازہ پھول کی طرح پاکیزہ' حسین و جمیل

۲ بتول اللہ کی راہ میں دنیا سے قطع تعلق کرنے والی یعنی اللہ کی مخلص بندی

۳ راضیہ اللہ اور اس کی رضا پر ہر دم راضی رہنے والی

۴ طاہرہ پاک خاتون

۵ زاکیہ پاکیزہ عادات اور بلند اخلاق والی ۶ سیدۃ النساء العالمین۔ سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار۔

حضرت فاطمہؓ کی وفات پر حضرت علیؓ کی کیفیت!

حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی وفات پر بڑے درد بھرے اشعار کہے۔ روزانہ حضرت فاطمہؓ کی قبر پر جاتے ان کو یاد کر کے روتے اور یہ شعر پڑھتے ترجمہ خدایا میری کیا حالت ہے کہ میں قبروں پر سلام کرنے آتا ہوں لیکن حبیب کی قبر میرے سوال کا جواب نہیں دیتی کیا تو احباب کی محبت سے رنجیدہ ہو گئی ہے۔

ایک روایت ہے کہ جب تدفین کے بعد حضرت علیؓ گھر آئے تو سخت غمزدہ تھے اداس تھے پھر بار بار یہ اشعار پڑھتے رہے۔

ترجمہ :- میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کی تمام بیماریوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیرا ہے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت جس تصویر کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کا مرکزی کردار محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اُس وقت کے امام بیت الفضل لندن ہیں۔ تصویر لندن کے مشن ہاؤس میں لی گئی تھی اور اس میں محترم باجوہ صاحب اور ان کے ایک ننھے منے بچے کے علاوہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری، محترم مولانا محمد افضل صاحب قریشی اور میرے تین بچے (دو بیٹے اور ایک بیٹی) موجود ہیں۔ تصویر ۱۹۵۳ء میں لی گئی تھی۔ محترم باجوہ صاحب اپنے بچے کو ایک کھلونا دے رہے ہیں جسے بچہ نہایت حیرت کے ساتھ دیکھ تو رہا ہے لیکن یوں لگتا ہے کہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ میرے بچے شائد یہ دیکھ رہے ہیں کہ انگلستان میں بچوں کو کس طرح کھلونے میسر آسکتے ہیں۔ ایک بات جس کا مجھے اس تصویر کو دیکھتے ہی احساس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر اس تصویر میں ایک ٹیڑھی سی لکیر کھینچ دی جائے تو یوں لگتا ہے کہ ایک طرف تیسری دنیا کھڑی ہے اور دوسری طرف پہلی دنیا۔ قارئین سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ تیسری دنیا میں دونوں مولانا صاحبان جنہوں نے اچکنیں پہنی ہوئی ہیں اور پگڑیاں سروں پر رکھی ہوئی ہیں اور میرے بچے جو صاف پتہ چلتا ہے کہ ابھی ابھی پاکستان سے گئے ہیں۔ اور لباس بھی پاکستانیوں جیسے ہی ہیں۔ یہ تو ہوئی تیسری دنیا اور پہلی دنیا میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اچکن پہنے ہوئے جیب میں رومال لگائے ہوئے ننگے سر اپنے چھوٹے سے بیٹے کو جو بہت اچھی طرح ملبوس ہے کھلونا پیش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بات ضمنی تھی اور کہہ میں نے اس لئے دی ہے کہ محترم باجوہ صاحب سے میرے بہت پرانے روابط ہیں ۱۹۴۱ء سے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں کچھ عرصہ دہلی میں ہم اکٹھے ایک ہی چھت کے نیچے بھی رہے ہیں اور اس کے بعد ہماری دوستی کم از کم میرے خیال میں پکی ہوتی چلی گئی۔ اور بعض اوقات یہ خیال آتا ہے کہ اگر برا نہ مانا جائے تو میں کہوں کہ یہ دوستی ایسی ہی ہے جیسے دو بھائی ہوتے ہیں۔ میں تو باجوہ صاحب کو اپنا بھائی ہی سمجھتا ہوں۔

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے سیرالیون میں، لائبیریا میں، فجی میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ مولانا محمد افضل صاحب قریشی نے نائیجیریا میں، آئیوری کوسٹ میں، اور بعض دیگر ممالک میں بھی فریضہ دعوت الی اللہ سرانجام دیا۔ مولانا محمد صدیق صاحب کے متعلق تو پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ مولانا محمد افضل قریشی صاحب کے متعلق زیادہ کچھ کہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کے متعلق ایک دو باتیں کہہ کر بھی کہا جاسکتا ہے کہ بہت کچھ کہہ دیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت امام جماعت الثالث نے اپنے ایک دورے کے بعد محترم قریشی صاحب کے متعلق فرمایا کہ نہایت "بیبا" مربی ہے۔ اس لفظ "بیبا" میں نہ صرف احترام ہے بلکہ پیار کی جو جھلک پائی جاتی ہے وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور واقعہ جس کے بیان کرنے سے آپ کے کردار کی بلندی اور معاملہ فہمی کا پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مجھے بتایا کہ جب وہ دورے پر گئے (آئیوری کوسٹ) تو ہوٹل میں رجسٹریشن کروانے کے بعد جب مولانا قریشی صاحب واپس مشن ہاؤس جانے لگے تو انہوں نے اپنی قمیض اٹھائی اور نیچے سے واسکٹ جو عام طور پر تاجر لوگ پہنتے ہیں اس میں سے کچھ ریزگاری نکالی اور میری میز پر رکھ دی۔ کہنے لگے میاں صاحب یہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ کے پاس خاصی رقم موجود ہوگی۔ لیکن چھوٹی رقم کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر بعض اوقات مشکل پیش آتی ہے یعنی بڑے نوٹوں کو یا ٹریولرز چیکس کو استعمال کرنے کے لئے کسی حد تک دقت پیش آجاتی ہے۔ اس لئے آپ یہ پیسے رکھ لیں۔

دراصل میاں صاحب نے یہ بات بتائی اس لئے کہ ایک طرف تو مولانا قریشی صاحب کے کردار اور معاملہ فہمی کا ذکر کیا جائے اور دوسری طرف ایک اور مربی کے ساتھ مقابلہ کی جائے۔ اس مربی نے جب میاں صاحب کی ایک ہوٹل میں رجسٹریشن ہوگئی تو آہستہ سے میاں صاحب سے کہا کہ میرے پاس اس وقت پیسے نہیں ہیں میں گھر سے لانے بھول گیا ہوں۔ ٹیکسی والے کو بھی رقم دینی ہے وہ آپ عنایت فرمائیں۔ وہ کون تھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں لیکن بہرحال جو مولانا قریشی صاحب کے متعلق کہا گیا ہے وہ واقعی ان کی معاملہ فہمی پر بہت اچھی روشنی ڈالتا ہے۔ میں نے اور قریشی صاحب نے نائیجیریا میں اکٹھے کام کیا ہے۔ میں لیگوس میں تھا وہ کانو میں تھے اس کے بعد آپ دیگر ممالک میں کام کرتے رہے اور خدا کے فضل سے وہ تقریباً چھ سات دفعہ پاکستان سے بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

محترم ظہور احمد صاحب باجوہ جنہوں نے انگلستان میں امام بیت الفضل یعنی مربی انچارج انگلستان کا فریضہ ادا کیا خدا کے فضل سے اپنے وقت میں بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔ میں نے کچھ عرصہ آپ کے ساتھ قیام کیا۔ یہ عرصہ غالباً تین چار مہینے کا تو ضرور تھا۔ اگر اس سے کچھ زیادہ نہیں تو۔ اس عرصہ میں محترم چوہدری صاحب نے میرے ساتھ جو محبت کا سلوک کیا اور جو میری عزت افزائی کی اس کے لئے میں ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہا ہوں۔ مجھے لندن کے مختلف مقامات دکھانے کے لئے وہ خود میرے ساتھ تشریف لے جاتے رہے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ ریجنٹ پارک کے مرکز میں گئے وہاں ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ اس اجلاس میں ایک انگریزی نظم بھی سنائی گئی باجوہ صاحب نے ذرا میرے قریب ہو کر کہا کہ انگریزی نظم میں بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات ایک لائن کے کچھ الفاظ اس سے اگلی لائن کے ساتھ ملا دیئے جاتے ہیں۔ گویا کہ آپ مجھے بتانا یہ چاہتے تھے کہ انگریزی نظم اردو کی غزل کی طرح نہیں ہوتی مجھے اس بات کا علم تو تھا لیکن آپ کے یہ بات بتانے سے مجھے بڑا لطف آیا۔ یعنی وہ یہ چاہتے تھے کہ ہر وہ بات جسے وہ میرے لئے نئی سمجھتے ہیں۔ مجھے بتا دیں اور سمجھا دیں۔ اگر کہیں کوئی اجلاس ہوتا تھا۔ خاص طور پر جس میں صرف انگریز لوگ موجود ہوں تو ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مجھے وہاں بھیجیں۔ میرے لئے اکیلے ادھر ادھر جانا آسان تو نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود ان کی خواہش پوری کرنے کے لئے میں کوشش کر کے ایسے اجلاسوں میں حاضر ہو جاتا تھا۔

اپنے مشن میں لندن میں جو اجلاس ہوتے تھے ان میں وہ میرے لئے تقریر کا ضرور انتظام کرتے تھے۔ اگرچہ ضروری نہیں تھا کہ مجھ سے تقریر کروائی جائے لیکن یہ ان کی دوستی اور ان کی محبت کا نتیجہ تھا کہ وہ مجھے خاص طور پر ان اجلاسوں میں تقریر کا موقعہ دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلی ہی تقریر کا مجھے موقعہ ملا تو اس کے کچھ دیر بعد مسٹر بلال نٹل جو ہمارے بہت پرانے احمدی تھے مشن ہاؤس میں آئے اور وہ کمروں میں جلدی جلدی گھومے پھرے اور آواز لگاتے رہے کہ سیفی کہاں ہے۔ سیفی کہاں ہے۔ کہنے لگے کہ میں ایک گھر سے یہ بات سن کر آیا ہوں کہ آج سیفی نے تقریر کی ہے اور وہ تقریر بہت اچھی تھی۔ چنانچہ مجھ سے ملے اور انہوں نے مجھ سے خوب محبت اور پیار کا معانقہ کیا اور ایسے الفاظ کہے جو میری حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔

سکاٹ لینڈ میں مشن ہاؤس خریدنے کی ضرورت پیش آئی تو محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے خاکسار کو اور مکرم عزیز دین صاحب کو وہاں بھیجا۔ ان دنوں وہاں مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مربی انچارج تھے۔ چنانچہ ان کے ساتھ مل کر بعض مکانات دیکھے گئے اور واپس آکر ان مکانات کی رپورٹ محترم باجوہ صاحب کو پیش کی۔ سکاٹ لینڈ میں وقت کیسے گزرا یہ ایک الگ اور لمبی داستان ہے اگر کبھی موقعہ ملا تو یہ بھی خدا نے چاہا تو پیش کی جائے گی کیونکہ دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔

محترم باجوہ صاحب کی ایک خاص ادا جو ان دنوں بڑی پسند آتی تھی یہ تھی کہ جب ان کی ایک ہمسایہ خاتون مس ڈیوی مشن ہاؤس کے پاس سے گزرتیں اور باجوہ صاحب باہر کھڑے ہوتے تو اپنی ٹوپی اٹھا کر اسے سلام کرتے ٹوپی اٹھا کر سلام کرنا میرے لئے تو ایک نئی بات تھی۔ لیکن بہرحال تھی بڑی دلچسپ شائد اس بات کا میں نے پہلے بھی کسی مضمون میں ذکر کیا ہے کہ جب ہم دونوں سیر کے لئے باہر کسی پارک میں جاتے تھے تو ان کے ہاتھ میں دوربین ہوتی تھی اور میرے ہاتھ میں کیمرہ۔ وہ کیمرہ کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ اس پر اخراجات خاصے زیادہ اٹھتے ہیں اور اکثر کہتے تھے کہ دوربین پر ایک پیسہ بھی نہیں لگتا۔ ایک دفعہ خرید لی ہے تو خرید لی ہے اب اس کے بعد آپ نظارہ کرتے رہیں۔ اس نظارہ کرنے پر کوئی پیسہ نہیں لگتا لیکن کیمرہ خریدنے پر بھی پیسہ لگا اور اس کے بعد اس کے لئے ہر فلم خریدنے اور فلم کو دھلوانے اور اس کو پرنٹ کروانے پر پیسے ہی پیسے لگتے ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا تھا کہ کیمرہ ٹی۔ بی کی طرح ہے۔ یعنی انسان کو یا انسان کی جیب کو کھاتا ہی رہتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ تصویریں کھینچنے کے لئے خاصی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن دوربین سے نظارہ دیکھا اور ختم ہو گیا۔ کیمرے سے تصویر کھینچی اور ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رہی۔ آپ جب چاہیں اسے دیکھیں اور جتنی بار دیکھیں گے اتنا ہی اس کا زیادہ لطف آئے گا اور تصویر کی اہمیت بھی بڑھے گی اور جس واقعہ کی تصویر ہوگی وہ بھی آپ کے سامنے ایک فلم کی طرح آنے لگے گا۔ گویا کہ پرانی یادیں آپ کے سامنے آجائیں گی۔

جن دنوں کی میں بات کرتا ہوں ان دنوں وہاں مکرم مولوی مقبول احمد صاحب قریشی اور مکرم پیر معین الدین صاحب اور مولوی عبدالرحمان صاحب بھی رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ جب ہم سب اکٹھے بیٹھتے تو آپس کی گفتگو نہایت دلچسپ بھی ہوتی اور مفید بھی۔ موضوع بھی مختلف ہوتے اور خیالات بھی اپنے تمام اختلافات کے باوجود ایک ہم آہنگی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے۔

اگرچہ اسی تصویر کے ذکر میں بات تو اس وقت کی بھی ہوگئی ہے جب میں انگلستان میں تھا اور اس طرح میرا ذکر آگیا ہے۔ لیکن جیسا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

برادر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے برادر اصغر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی وفات کی اطلاع ملی تو الفضل میں تو شائع کر دی لیکن ان کے گھر جا کر تعزیت کا جلدی موقع نہ مل سکا کئی دن گذر گئے اور یہ خیال آتا رہا کہ اتنی دوستی کے باوجود ان کے گھر نہیں جا سکا۔ ایک دن ہمت کر کے چل پڑا۔ میرے ساتھ میری اہلیہ بھی تھیں اور میرے ایک بہنوئی بھی۔ مکان میں داخل ہوتے وقت جب ایک دو سیڑھیاں چڑھ کر تھوڑا سا لڑکھڑایا تو مکرم باجوہ صاحب مسکرائے اور کہنے لگے اچھا اب سہارے کی ضرورت ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے اپنے رعشہ زدہ ہاتھوں کے ساتھ مجھے تھوڑا سا سہارا دیا۔ میں نے کہا آپ کی حالت بھی تو اب ہم ایسی ہی ہے۔ ہم نے معانقہ کیا اور کہا کہ آخر یہ وقت بھی آ ہی جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پھر ان کے ایک بہنوئی مکرم چوہدری منور احمد صاحب آ گئے۔

جب میں زیادہ بیمار تھا تو منور صاحب گھر پر بھی میری عیادت کے لئے تشریف لائے تھے۔ جب انہوں نے دستک دی تو پہلے تو جی چاہا کہ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق ملاقات نہ کی جائے لیکن جب یہ پتہ چلا کہ یہ برادر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کے بہنوئی ہیں تو میں نے انہیں اندر بلا لیا اور پھر نہ صرف انہوں نے میری عیادت کی بلکہ ہم نے آپس میں بہت سی باتیں کیں۔ میں نے چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کا اظہار کیا اور وہ اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ اب وہ مجھ سے مل کر بڑے خوش بھی ہوئے اور کہنے لگے کہ روزانہ آپ کے اخبار سے آپ کی صحت کا پتہ چلتا رہتا ہے اور اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ آپ چاق و چوبند ہیں۔

ابھی انہوں نے یہ بات کہی ہی تھی کہ مجھے ایک پرانا واقعہ یاد آ گیا۔ واقعہ اس لئے یاد آیا کہ صحت تو میری اتنی اچھی نہیں ہے لیکن اخبار پڑھنے والے دوست سمجھتے ہیں کہ میری صحت پوری طرح بحال ہو چکی ہے اور میں چاق و چوبند ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ جب میں فیروز پور کالج میں پڑھتا تھا اور ایک دفعہ قادیان چھٹیوں پر گیا ہوا تھا۔ شہر (مرکزی قادیان کو ہم مختلف محلوں کے لوگ شہر کہا کرتے تھے۔) سے حجامت کرا کے آیا تو اباجی کہنے لگے جو بال رکھنے ہیں وہ تو رکھتے نہیں اور جو نہیں رکھنے وہ رکھے ہوئے ہیں۔ یعنی داڑھی تو رکھی نہیں ہوئی اور سر کے بال رکھے ہوئے ہیں۔ میں اسی وقت واپس شہر گیا اور حجام سے کہا کہ سر کے بال چھوٹے کر دو یعنی بالکل ایک جیسے جس طرح مشین پھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور واپس آ کر میں نے اباجی کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور انہیں دکھایا کہ بال کٹوا دئے ہیں۔ اور کسی قدر تیز آواز کے ساتھ کہا کہ اب تو ٹھیک ہے نا۔ اس کے بعد جب میں واپس کالج گیا تو اس وقت تک تھوڑی تھوڑی داڑھی بھی ظاہر ہو چکی تھی۔ کالج کے طالب علموں نے یہ بات دیکھ کر مجھے مذاق سے مولوی مولوی کہنا شروع کر دیا۔ میں نے اباجی کو خط لکھا اور کہا کہ آپ کی اس بات کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ لوگ مجھے مولوی مولوی کہتے ہیں۔ اباجی نے مجھے لکھا کہ "اِل کا نام کوکو" تمہیں نہیں آتا اور لوگ تمہیں مولوی کہتے ہیں تو اور تمہیں خاک چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اباجی کی یہ بات ساری زندگی میرے ساتھ رہی ہے۔ میں خوب جانتا ہوں اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں بلکہ بہت سی تقریروں میں کھلم کھلا یہ بات کہی ہے کہ میں ایک بے علم سا شخص ہوں کچھ زیادہ لکھا پڑھا نہیں ہوں۔ یعنی دوسرے الفاظ میں مجھے "اِل کا نام کوکو" بھی نہیں آتا لیکن لوگ میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اور میں اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اور مجھے خاک چاہئے کہ جس شخص کو شروع سے لے کر اب تک "اِل کا نام کوکو" بھی نہیں آیا۔ اسے لوگ مولوی بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔

یہ خیال مجھے اس لئے آیا کہ صحت کی کمزوری کے باوجود الفضل کے قارئین (جیسا کہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ) سمجھتے یہی ہیں کہ میری صحت بحال ہو چکی ہے اس کے بعد میں نے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سے مشتاق صاحب کی کچھ باتیں کیں۔ میں نے جب ان کے متعلق کچھ پوچھا تو کہنے لگے کہ ان کی یہ بات یادگار رہے گی کہ ربوہ کی ساری سڑکیں انہوں نے بنوائی تھیں۔ وہ سرگودھا میں متعین تھے اور انہوں نے اپنا وقت دے کر یہ کام کیا تھا۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ میں کہیں جا رہا تھا' راستے میں مشتاق کا گھر تھا میں نے سوچا رات مشتاق کے پاس گذارتا ہوں کل یہاں سے قریب ہی ریلوے سٹیشن ہے وہاں سے گاڑی پر سوار ہو جاؤں گا۔ صبح اٹھا تو میں نے کہا مشتاق یہ جیپ کھڑی ہے۔ مجھے ریلوے سٹیشن پر چھوڑ آؤ۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے بھائی جان میں نے تو خاصی دیر سے ٹانگہ منگوا کر کھڑا کیا ہوا ہے۔ یہ جیپ تو سرکاری ہے اس میں میں آپ کو ریلوے سٹیشن تک نہیں لے جا سکتا۔ چنانچہ وہ مجھے ٹانگہ پر ریلوے سٹیشن لے گئے۔

پھر چوہدری صاحب کہنے لگے اب میں لاہور گیا تھا یعنی ان کی وفات کے موقعہ پر تو میں نے دیکھا کہ سب بڑے بڑے افسر جو تعزیت کے لئے آئے اشکبار تھے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو رویا نہ ہو اور وہیں پر غیر از جماعت خواتین قرآن خوانی کر رہی تھیں۔ جب مشتاق صاحب کی بیگم نے کہا کہ ہم میں تو یہ رواج نہیں ہے تو وہ خواتین بڑی ملائمت کے ساتھ کہنے لگیں ٹھیک ہے آپ کا رواج نہیں ہے تو نہ ہو لیکن ہم اس شخص کے لئے قرآن خوانی ضرور کریں گی۔

ایک اور بات انہوں نے بتائی کہنے لگے جیلانی صاحب نے کہا کہ نواب صاحب جو گورنر تھے ان سے ملنے جانا ہے۔ مشتاق صاحب آپ میرے ساتھ چلیں اور ذرا اچھا لباس پہن کر چلیں۔ جب جانے کا وقت آیا تو مشتاق صاحب نے انکار کر دیا کہنے لگے کہ میں کسی گورنر سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد گورنر صاحب ریٹائر ہو گئے اور جیسا کہ عام طور پر زمیندار کرتے ہیں اپنے ایک ڈیرے پر دوستوں سے روزانہ شام کے وقت ملاقاتیں کرتے رہے۔ چنانچہ جس روز گورنر صاحب ریٹائر ہوئے اور پہلی دفعہ انہوں نے اپنے ڈیرے پر مجمع لگایا تو اس مجمع میں مشتاق صاحب بھی موجود تھے۔ گورنر صاحب نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ مشتاق تم جیلانی کے ساتھ کیوں نہ آئے۔ وہ کہنے لگے آپ نے جو سوچ لیا ہے وہ بات بالکل درست ہے۔ میں کسی کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتا کہ مجھے کسی بڑے آدمی سے کوئی مراعات چاہئیں۔ اس لئے میں نہیں آیا لیکن گورنر صاحب کی ریٹائرمنٹ کے بعد وہ تقریباً ہر روز ان کے ساتھ ملاقات کرتے رہے۔

میں نے باجوہ صاحب سے کہا کہ اس قسم کے لوگ اب خال خال ملتے ہیں اور خال خال کہہ کر مجھے خیال آیا کہ یہ بھی میں نے کچھ تعداد زیادہ ہی بتا دی ہے۔ خال خال بھی نہیں ملتے۔ ان کی شخصیت الفضل کے قارئین کے سامنے آنی چاہئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تقلید کی جانی چاہئے' ہمارے معاشرہ میں اس بات کی انتہائی ضرورت ہے کہ لوگ دیانت داری اختیار کریں اور دیانت داری کا جو نمونہ مشتاق صاحب نے پیش کیا وہ لوگوں کو اپنانا چاہئے۔ امید ہے کہ باجوہ صاحب اپنے برادر خورد چوہدری مشتاق احمد صاحب کے متعلق خود لکھ کر یا لکھوا کر ہمیں تفصیلات بھجوائیں گے جو ہم (اللہ نے چاہا تو) قارئین کے افادہ کے لئے الفضل میں شائع کریں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

اور اہل دنیا جب تک دنیا ہیں بیمار ہیں ہر یک جائی کے بعد دوستوں سے مفارقت (جدائی) ہو کر رہتی ہے اور وہ زمانہ جو مفارقت سے سوا ہوتا ہے تھوڑا ہے احمد ﷺ کے بعد فاطمہؓ کی جدائی اس بات کی دلیل ہے کہ دوست ہمیشہ ساتھ نہیں دیتا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد جب کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ فاطمہؓ کا حسن معاشرت کیسا تھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا "فاطمہؓ جنت کا ایک خوشبودار پھول تھی جس کے مرجھانے کے باوجود اس کی خوشبو سے اب تک میرا دماغ معطر ہے اس نے اپنی زندگی میں مجھے کبھی کسی شکایت کا موقع نہیں دیا"

بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ کی وفات کا علم اہل مدینہ کو ہوا تو سب مردوں عورتوں کو بہت افسوس اور دکھ پہنچا اور رونے لگے کہ آنحضرت ﷺ کی چہیتی بیٹی ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔

ہم ان مقدس ہستیوں کے نمونہ پر چل کر ہی خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ کے حضور یہی عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ہم اسوہ رسول اللہ ﷺ آپ کی پاک ازواج۔ آپ کی پاکیزہ بیٹیوں کے نمونہ پر چل کر ثواب حاصل کرنے والے بنیں۔

احمدی خواتین اور وقف عارضی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں جنگ کے پھیلاؤ کا امکان

بوسنیا کی حکومت نے دھمکی دی ہے کہ وہ کروشیا کے ان سربوں پر حملہ کرے گی جو بوسنیا کے سربوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ادھر اقوام متحدہ کے سیاست کار اس بات کا خدشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ۳۱ ماہ پرانی جنگ جلد ہی پھیلنے والی ہے۔

اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے اپنا ایک ہنگامی سیشن منعقد کیا اور اس میں یہ مطالبہ کیا کہ کروشین سربوں کو چاہئے کہ وہ بہاج کے قریب اپنا بارڈر پار نہ کریں اور اپنے بوسنین سرب بھائیوں کی مدد سے باز رہیں جو حکومت کی فوجوں سے اپنا کھویا ہوا علاقہ دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کونسل نے کہا ہے کہ بہاج اقوام متحدہ کا ایک محفوظ علاقہ ہے اور محفوظ علاقوں کی حفاظت کے لئے نیٹو ہوائی حملوں کا حکم دے سکتی ہے۔

پچھلے اتوار کو بوسنین سرب کمانڈر نے اقوام متحدہ پر الزام لگایا کہ اس کے سپاہی شمال مشرقی بوسنیا کے علاقے میں سرب سپاہیوں اور شہریوں پر گولیاں چلاتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے متنبہ کیا کہ اب وہ اقوام متحدہ کے سپاہی اور امدادی قافلے کی حفاظت کی ذمہ واری نہیں لیں گے۔ سرب جنرل راٹکوں ملاڈک نے الزام لگایا کہ اقوام متحدہ کے سپاہی راکٹ‘ ٹینک‘ اور اینٹی ایئر کرافٹ گنیں لے کر مسلمانوں کی فوجوں کے ساتھ مل کر سربوں کے خلاف اوزون وزو کے محاذ پر حملے شامل ہو گئے۔ یہ محاذ سرایوو سے ۵۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اقوام متحدہ کے افسران کی طرف سے اس کا کوئی جواب فی الحال نہیں دیا گیا۔

بوسنیا کی حکومت نے کہا ہے کہ بہاج کے شہر پر کروشین سرب اپنے بوسینن بھائیوں کی مدد کے لئے حملے کر رہے ہیں اور اب بوسنین سرب بہاج سے صرف تین کلومیٹر دور رہ گئے ہیں۔ بوسنیا کی حکومت کے کمانڈر جنرل راسم دیلک نے متنبہ کیا ہے کہ اگر کروشین سربوں کو اقوام متحدہ کے فوجیوں نے نہ روکا تو وہ خود کروشین سربوں پر حملہ کرکے معاملہ ٹھیک کر لیں گے۔

اقوام متحدہ کے ایک نامعلوم ترجمان نے بتایا ہے کہ کروشین سرب پہلے ہی بہاج کا کچھ علاقہ قبضے میں لے چکے ہیں۔ اس سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کروشین اور بوسنین سرب اپنے علاقوں کو ملا کر ایک یونٹ میں تبدیل کر دیں گے۔ سیاست دان اب کہتے ہیں کہ اب کروشیا اپنے باغی سربوں پر حملے کرے گا اور اس طرح سے لڑائی کنٹرول سے باہر ہو جائے گی۔

بوسنین آرمی کے پاس اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی ہیں جب کہ سربوں کے پاس اسی ہزار سپاہی ہیں۔ اس لئے بوسنین فوجوں نے بیک وقت بہت سے محاذوں پر حملے کر دیئے ہیں۔

☆ ○ ☆

شمالی کوریا امریکہ معاہدہ میں چینی مدد

امریکی صدر بل کلنٹن نے چین جاپان اور جنوبی کوریا سے یہ یقین دہانی حاصل کرلی ہے کہ وہ شمالی کوریا کے ساتھ نیوکلیائی ہتھیاروں کو ختم کرنے کا معاہدہ کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں گے اور جو معاہدہ کیا جائے گا اسے نافذ کرنے میں پوری کوشش کریں گے۔ کلنٹن نے ایشیا بحرالکاہل چوٹی کانفرنس سے پہلے علیحدہ علیحدہ چین کے صدر جیانگ زیمن‘ جاپان کے وزیر اعظم ٹوموچی مریاما اور جنوبی کوریا کے صدر کم ینگ سام سے ملاقاتیں کیں۔ ان تینوں سربراہوں نے جنیوا میں شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان کئے جانے والے معاہدے کی زبانی تائید کی۔ اگرچہ اس سلسلے میں جو چار ارب ڈالر کی رقم خرچ ہوگی وہ کس طرح مہیا کی جائے گی اس کے متعلق ان سب میں کسی نے بھی ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا۔

ایک امریکی ذریعہ نے بتایا کہ چین کے صدر نے کہا ہے کہ امریکہ اور چین میں کوریا کے مسئلہ پر کوئی اختلافات نہیں ہیں۔ چین کے ایک ترجمان جنیوا معاہدہ پر بہت خوش تھے اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام فریق اس سلسلے میں اپنی انتہائی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ چین اس معاملے میں اپنا مثبت کردار ادا کرتا رہے گا۔

چین کم ال سنگ کی موت سے پہلے شمالی کوریا کا بہت پُرجوش حامی تھا۔ لیکن اب وہ اس معاہدے کی تکمیل میں ایک بڑا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔

اگرچہ اس کی امید کم ہے کہ چین کوئی رقم مہیا کرے لیکن یہ ممکن ہے کہ وہ شمالی کوریا پر سیاسی دباؤ ڈالے اور بصورت دیگر اس کی اقتصادی لائن کاٹنے کی دھمکی دے۔ البتہ جنوبی کوریا اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر جاپان اس ایٹمی معاہدے کے سلسلے میں اقتصادی امداد مہیا کریں۔

اس تاریخی معاہدے کے تحت امریکہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ شمالی کوریا کو دو ہلکے پانی کے ری ایکٹر قائم کر کے دے گا۔ موجودہ گریفائیٹ ری ایکٹروں کی جگہ لگائے جائیں گے۔ کیونکہ گریفائیٹ کے ری ایکٹر پلوٹونیم بنانے کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ امریکہ اس کے علاوہ اس وقت تک جب کہ یہ ری ایکٹر قائم نہیں ہو جاتے انرجی کے دیگر ذرائع مہیا کرنے کا بھی انتظام کرے گا۔ اس کے بدلے میں شمالی کوریا اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر دے گا۔ اور اپنی تمام تنصیبات کو انٹرنیشنل معائنہ کے لئے کھول دے گا۔

☆ ○ ☆

صدر عمومی ربوہ کی احمدی دکانداروں سے توقعات

ربوہ: صدر عمومی ربوہ مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود خان صاحب نے ربوہ کے تاجروں سے تین مختلف ملاقاتوں میں ان کو بعض اہم نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ ربوہ کے تاجروں سے احمدیہ جماعت کے افراد کو کیا امیدیں ہیں۔

گولبازار اقصیٰ روڈ اور رحمت بازار کے تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ربوہ کے تاجروں کو ایک احمدی کے طور پر عام تاجروں سے ممتاز ہونا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ ربوہ کے قیام اور اس کی اقتصادی زندگی میں پیش رفت میں ربوہ کے تاجروں اور دوکانداروں کی قربانیاں تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے اور سب سے اہم بات نمازوں کی پابندی ہے۔ نمازوں کے اوقات میں تمام دوکانیں بند ہونی چاہئیں۔ جمعہ کے وقت بھی کاروبار بند ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ جمعہ جب لندن سے ڈش پر آرہا ہو اس وقت تمام بزنس معطل کر دیا جائے۔

مکرم کرنل صاحب نے کہا کہ ہمارا شعار حسین دینی اخلاق ہونے چاہئیں۔ زبان شائستہ اور مہذب ہو۔ انہوں نے میوزک اور ویڈیو کے دوکانداروں سے کہا کہ ان کو ناشائستہ فلموں کے کاروبار سے باز رہنا چاہئے۔ ربوہ کے باسیوں کی بھاری اکثریت ایسے کاروبار کو پسند نہیں کرتی۔

صدر صاحب عمومی نے کہا کہ صارفین کو دکانداروں سے یہ بھی توقعات ہیں کہ قیمتیں کم اور کوالٹی کنٹرول بہتر ہونی چاہئے۔ کم از کم ان کے نرخ اردگرد کی مارکیٹوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔

صدر صاحب عمومی نے کہا کہ دوکانداروں کو مال لاتے وقت اس کی کوالٹی کی اچھی طرح جانچ کر لینی چاہئے کہ کہیں وہ اپنے گاہکوں کو نمبر دو مال تو نہیں دے رہے۔ اس کے علاوہ ناپ تول میں پوری احتیاط کریں تاکہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

صدر صاحب عمومی نے کہا کہ دوکانداروں کو ماحول کی صفائی اور خوبصورتی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گول بازار‘ اقصیٰ روڈ اور رحمت بازار کو اعلیٰ معیار کی سپر مارکیٹوں کی طرح خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور انہیں امید ہے کہ انہیں اس میں کامیابی ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ ربوہ کے بازاروں میں خواتین خریداروں کی تعداد عام شہروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ آج کی دنیا میں اگر کسی نے عورت کو سب سے اونچا مقام دیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اس لئے خاتون خریداروں کی عزت و وقار کو ملحوظ رکھنا اور ان کے پردے کا احترام کرنا اور اس کی حفاظت کرنا بے حد ضروری ہے۔

صدر عمومی نے کہا کہ وہ ربوہ کے شہریوں سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ نمازوں اور خطبہ کے اوقات میں دکانوں سے سودا نہ خریدیں گے تاکہ دوکانداروں کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

صدر صاحب عمومی نے بتایا کہ ان کو دوکانداروں کی طرف سے بہت حوصلہ افزا ردّ عمل موصول ہوا ہے۔ سب تاجروں نے کہا کہ وہ ان ہدایات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور ربوہ کے بازاروں کو صحیح دینی اخلاق پر عمل کرنے کا نمونہ بنا دیں گے۔

اسرائیل کے خلاف حملوں میں یاسر عرفات کی پریشانی

پی ایل او کے چیئرمین یاسر عرفات نے کہا ہے کہ غازہ میں فلسطینی اتھارٹی مزید بموں کے دھماکوں کے خلاف جو کچھ اس کے بس میں ہے کرے گی۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی مانا کہ ابھی کچھ عرصہ تک یہ کام چلتا رہے گا۔

عرفات نے اسرائیل کے ایک اخبار کو

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

کہ میں نے آغاز میں کہا ہے اس تصویر کا مرکزی کردار محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ محترم باجوہ صاحب کی بیگم صاحبہ ایک نہایت مہمان نواز اور اپنے آپ کو دوسروں کی خدمت پر آمادہ رکھنے والی خاتون ہیں۔ جن دنوں کی یہ تصویر ہے ان دنوں عام طور پر ہوتا یہ تھا کہ دونوں مولوی صاحبان یعنی مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی لندن کی سیر کے لئے جایا کرتے تھے اور باجوہ صاحب کو بلکہ خاص طور پر ان کی بیگم کو اس بات کا خیال رہتا تھا کہ ان کے ساتھی یعنی میرے بچے وہ گھر پر ہی بیٹھے رہتے ہیں چنانچہ محترم باجوہ صاحب کی بیگم صاحبہ نے اپنے ذمہ یہ کام لے لیا کہ میری اہلیہ اور میرے بچوں کو سارے لندن کی خوب سیر کروائی اور جو مہمان نوازی کی اس کی تو بات ہی کیا ہے۔ میری اور محترم باجوہ صاحب کی دوستی تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے بہت پرانی ہے لیکن جب میری اہلیہ اور بچے انگلستان میں محترم باجوہ صاحب کے پاس ٹھہرے اس وقت سے لے کر اب تک ان کی بیگم اور میری اہلیہ دونوں ایک دوسرے کی نہ صرف بہت اچھی سہیلیاں ہیں بلکہ بہنوں کی طرح ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے مل کر انتہائی مسرت محسوس کرتی ہیں۔ اگر کبھی ملے دیر ہو جائے تو نہایت پیار کے رنگ میں شکوہ کرتی ہیں کہ ایک لمبا عرصہ ہو گیا ملاقات ہی نہیں ہو سکی۔ یہ انسانی روابط ایسے ہیں کہ معاشرے کی جان ہیں اور جس قدر یہ روابط مضبوط ہوں اتنے ہی نہ صرف آپس میں تسلی کا باعث بنتے ہیں بلکہ معاشرے کو بھی بہتر رنگ دینے کا کام کرتے ہیں۔

محترم باجوہ صاحب آج کل صدر انجمن احمدیہ میں ایک ناظر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور بعض اوقات انہوں نے صدر انجمن احمدیہ کی صدارت کے عہدہ پر بھی فرائض سرانجام دیئے۔ اگرچہ آج کل ان کی صحت تو زیادہ اچھی نہیں ہے لیکن ان کی دوستی کا رنگ اور ان کا مزاج اسی طرح جوان ہے جس طرح میں نے انہیں انگلستان میں یا اس سے بھی پہلے دہلی میں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مکرم محمد افضل صاحب قریشی آج کل ربوہ ہی میں قیام پذیر ہیں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ایسے وجودوں کی برکت کافی لمبے عرصے تک جاری رہے۔

میں نے بتایا ہے کہ اس تصویر میں میرے تین بچے موجود ہیں۔ ظفر اقبال سیفی آج کل بینکرز ایکویٹی لیٹڈ سینئر وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ محمد اقبال سیفی شان بینک میں آفیسر ہیں اور میری بیٹی عزیزہ بشریٰ سلیمان احمد طاہر کی اہلیہ ہیں۔ یہ اب تینوں کراچی میں قیام پذیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

بقیہ صفحہ ٦

انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ حملے کچھ وقت تک جاری رہیں گے۔ ان کو روکنے کے لئے جو کچھ ذرائع ہمارے پاس ہیں ہم ان کو استعمال کریں گے۔ ہم قانون شکنی کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ یہ بات انہوں نے اس واقعہ کے بعد کہی جس میں ایک فلسطینی نے اپنے آپ سے بم باندھ کر دھماکہ کیا جس میں اس کے علاوہ تین اسرائیلی سپاہی بھی ختم ہو گئے۔ خود مختاری کا عمل شروع ہونے کے وقت کے بعد سے سب سے خطرناک حملہ تھا۔ عرفات نے کہا کہ ایسی کوششیں فلسطینی حکومت اور لوگوں کی بے عزتی کرنے والی بات ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلامک جہاد جو اس خود مختاری اور امن منصوبہ کو پسند نہیں کرتا اور اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ان قتلوں کا ذمہ دار ہے۔

عرفات نے کہا کہ ہم امن منصوبہ کو اس طرح ختم کئے جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس لئے پر امید ہوں کہ ہم نے اپنی کشتیاں جلا کر اس منصوبہ کی حامی بھری ہے۔

عرفات نے بتایا کہ فلسطینی پولیس نے اس حادثہ کے وقت سے لے کر اب تک ۱۳٦ اسلامک جہاد کے مجاہدین کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں اسلامک جہاد کا ایک سینئیر لیڈر بھی شامل ہے جس کا نام عبداللہ شامی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

حدیث پر عمل کریں گے تو آپ کی جو انفرادی کمزوریاں ہیں وہ اپنی جگہ ان کی حدود کے اندر ہی آپ نے کام کرنا ہے آپ کی طاقت سے بڑھ کر خدا آپ سے توقع نہیں رکھتا لیکن جہاں تک آپ کسی کو خدا کے نام پر پناہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں پناہ دینے کی کوشش کریں۔

(از خطبہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن سلطان احمد صاحب آف رلیا (جڑانوالہ) جرمنی میں بعارضہ خوراک کی نالی کے بند ہو جانے کی وجہ سے چند دنوں سے علیل ہیں۔

○ مکرم حکیم طالب حسین صاحب کارکن تحریک جدید بعارضہ قلب بخار علیل اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فیروزالدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر اور بخار علیل اور زیر علاج ہے۔

○ مکرم داؤد احمد صاحب اوسلو ناروے کے والد محترم شیخ عنایت اللہ صاحب آف ٹنڈوجام ضلع حیدر آباد چند روز سے بوجہ ہارٹ اٹیک اور فالج بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے بیہوشی طاری تھی اب خدا کے فضل سے ہوش آگیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔

○ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب امیر راہ مولیٰ آف ساہیوال کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ آج کل ان کے سر میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ اور اپریشن شدہ بائیں آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے۔ ان سب کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبشر احمد اختر صاحب ولد میاں روشن دین صاحب دارالصدر شرقی مورخہ ۹۴-۱۰-۲۷ عمر ۴۹ سال بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم منور احمد صاحب کارکن الفضل کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا جنازہ مورخہ ۹۴-۱۰-۲۸ کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

گمشدہ طلائی کانٹا

○ ایک عدد کانٹا محلہ دارالبرکات سے دارالعلوم کی طرف جاتے ہوئے کہیں گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو تو براہ کرم دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں پہنچا دیں۔

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $5 معہ ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون: 211283، آفس 771، کلینک 696

مرض اٹھرا کیا ہے؟
حمل بار بار گر جاتا ہو یا بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا انکی صحیح طور پر نشوونما نہ ہوتی ہو اور وہ مختلف امراض میں مبتلا رہتے ہوں یا لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ یہ مرض اٹھرا ہے اسکے مؤثر علاج کیلئے ہمارے دواخانہ کی بہترین دوا تریاق اٹھراء ہے جو عرصہ قریباً چالیس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ حمل سے قبل اور دوران حمل استعمال کرائی جا رہی ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے اور بچہ تندرستی و شادمانی میں پرورش پا کر والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے کتابچہ و سوالنامہ تشخیص مفت طلب کریں۔
اطباء اور طبی سٹاکسٹ بھی رابطہ کریں۔ دوا ڈاک کے ذریعہ بھی منگوائی جا سکتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون 211538

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 19 نومبر-1994ء
ہلکی سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر پر نئی قرارداد کی ضرورت نہیں- پرانی ہی ٹھیک ہے اقوام متحدہ مردہ گھوڑا ہے اس نے ۱۹۴۹ء میں قرارداد منظور کی کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت ملنا چاہئے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا- اس کے برعکس من پسند قراردادوں پر عمل درآمد کروالیا گیا-

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بیت المقدس کی آزادی تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کریں گے- اسرائیل کے بارے میں ہمارا موقف اصولی ہے- اور یہ کسی دباؤ سے تبدیل نہیں ہو سکتا-

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس صرف ۱۱ منٹ جاری رہا سوا گھنٹے تک **گھنٹیاں** بجتی رہیں- وزراء اور ارکان اسمبلی نے غیر حاضری کی انتہا کردی- زیادہ سے زیادہ صرف ۱۸ ارکان نے حاضری دی- کئی چھٹیاں لے کر چلے گئے- کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس اتوار تک ملتوی کردیا گیا-

○ اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کو کسی اور "طاقت" کا سہارا ہے- صورت حال کسی بھی وقت بدل سکتی ہے- انہوں نے کہا کہ وزارت عظمیٰ کے لئے کسی تیسرے شخص پر اتفاق رائے ہو سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ ہم جماعت اسلامی سے اختلافات کے باوجود زیادہ دور نہیں ہیں-

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے- اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد سٹی نے میاں محمد شریف کو خود جاکر یہ اطلاع پہنچائی کہ ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے- اور ان کے پاس تعینات گارڈ ہٹالی گئی ہے ڈاکٹروں نے رائے دی ہے کہ اب ان کی حالت تسلی بخش ہے-

○ میاں شریف کی حالت بہتر ہو گئی ہے- ان کے بیٹے بیوی اور بہو نے ان کی عیادت کی- دل کی دھڑکن معمول پر آرہی ہے- انہوں نے نواز شریف، کلثوم نواز اور اپنی اہلیہ سے بات چیت بھی کی- نواز شریف والد سے ملاقات کے بعد ہشاش بشاش ہو گئے- کئی دیگر مسلم لیگی ارکان بھی ہسپتال پہنچ گئے-

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ میاں شریف کو علاج کے لئے بیرون ملک لے جانے کی خواہش ظاہر کی گئی تو ہم بخوشی اجازت دے دیں گے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن ڈنڈا اٹھائے گی تو ہم عدالت میں جائیں گے- وہ بے شک قومی اسمبلی میں ہمارے ارکان کو پیٹیں، سڑک پر پولیس کی پٹائی کریں ہم جواب نہیں دیں گے- بے نظیر اور اس کے ساتھی ڈنڈا نہیں اٹھائیں گے- بلکہ تشدد کا جواب قانون اور انصاف سے کام لے کر دیں گے- ہم نے معاشی بدحالی ختم کر دی ہے اب ہم بدعنوانی ختم کر رہے ہیں جس پر بعض لیڈر شور مچا رہے ہیں-

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حالات میں بہتری کے لئے مذاکرات کے سوا کوئی راستہ نہیں، حزب اختلاف کے ایک لیڈر نے مجھ سے اس سلسلہ میں بات کی ہے- خدا کرے معاملہ آگے بڑھے- انہوں نے کہا کہ میاں شریف کی جس طرح گرفتاری ہوئی ہے وہ افسوسناک ہے-

○ نواز شریف کے حامی تاجروں نے کنونشن بلانے کا فیصلہ کرلیا ہے- ان کا کہنا ہے کہ اگر سابق وزیر اعظم کے والد محفوظ نہیں تو پھر کوئی بھی تاجر محفوظ نہیں- حکومت غیر قانونی اقدام کر رہی ہے-

○ بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ باجوڑ میں زندگی مفلوج ہے اور لوگ گھروں میں بند ہیں- مزاحمت مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے- اور علاقے پر سرکاری ملیشیا کا کنٹرول ہے-

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ملک بحران سے گزر رہا ہے- اللہ کی طرف سے مدد ضرور آئے گی- انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا اس سے ہمارا سر شرم سے جھک گیا ہے- میں نے ایسی صورت حال کبھی نہیں دیکھی-

○ جمعیت علمائے اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر شریعت نافذ نہ ہوئی تو پورے ملک میں لوگ کلاشنکوف تھام لیں گے-

○ بی بی سی کے مطابق اپوزیشن کو چھوٹی جماعتوں کی حمایت مل سکتی ہے- محمود اچکزئی اور دیگر ارکان کا اپوزیشن کی حمایت کرنا اہم بات ہے- دونوں بڑی پارٹیوں کے ارکان کے علاوہ چھوٹے گروپوں پر مشتمل نیا اتحاد بن سکتا ہے-

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مزید ساڑھے پانچ ارب روپے کے نوٹ چھاپ لئے ہیں- زرمبادلہ میں ۴- ارب روپے کی کمی ہو گئی ہے- اس سے قیمتیں اور بڑھیں گی- مزید کرنسی نوٹ مارکیٹ میں آنے سے افراط زر اور بڑھے گا- قوت خرید کم ہو جائے گی- اشیاء مہنگی ہو جائیں گی- اور اس سے تنخواہ دار طبقہ زیادہ متاثر ہوگا-

○ قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران جانے والے ہیں- رخصتی باوقار طریقے سے ہونی چاہئے- انہوں نے کہا ملک کے موجودہ بحران کا بنیادی سبب حکمرانوں کی نااہلی ہے- حکمرانوں کی جانب سے غیر شائستہ زبان کے استعمال اور سیاسی اختلافات کو ذاتی دشمنی میں بدل دینے سے پوری قوم کو صدمہ ہوا ہے-

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ حکومت نے ملک سے ناجائز خودکار اسلحہ ختم کرنے کے لئے نئی پالیسی تیار کی ہے- فرقہ وارانہ تنظیموں کو غیر مسلح کرنے کے لئے گھر گھر تلاشی کا فیصلہ کیا ہے- صوبائی حکومتوں نے اس مقصد کے لئے انتظامی اقدامات شروع کر دیئے ہیں- سندھ میں تخریب کاری پر قابو پانے اور کراچی کو اسلحہ سے پاک شہر قرار دینے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور شروع کر دیا ہے- چاروں صوبوں کو اسلام آباد کی طرح اسلحہ سے پاک کر دیا جائے گا-

○ بی بی سی کے مطابق نواز شریف کے والد کی رہائی کے پیچھے رابن رافیل کا ہاتھ ہے- ان کے خیالات سے لگتا ہے کہ امریکہ پاکستانی سیاست میں گہری دلچسپی رکھتا ہے-

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور چوہدری شجاعت کے درمیان ایک گھنٹے تک ملاقات ہوئی جس میں ۱۴- نومبر کے بعد ہونے والے واقعات کی روشنی میں سیاسی صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا-

○ وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے نامناسب طرز عمل کے جواب میں شائستگی کا دامن نہیں چھوڑیں گے- عوام نام نہاد سیاست دانوں کے کرسی کے کھیل سے تنگ آچکے ہیں- ملک میں جمہوریت کا مستقبل ازحد روشن ہے-

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ارکان پارلیمنٹ جاہلوں اور اجڈوں سے بھی آگے چلے گئے ہیں- ارکان اسمبلی نااہل ہیں- ملک نہیں چلا سکتے انہوں نے کہا کہ اگر کشمیر کے تحفظ کی جنگ نہیں لڑنی تو فوج پر اتنے اخراجات کرنے کی کیا ضرورت ہے- اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں قومی امنگوں کے منافی ہیں-

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ تا ۸ بجے شام

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش وچنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ، مرض اٹھرا اور
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں
مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون نمبر (04524) 212434

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون - آپ کے خاندان
کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے